حافظ جمیل الرحمن ایم اے۔ بی۔ ایڈ
ہیڈ ماسٹر ہائی سکول۔ ٹوپی

مولانا مفتی حاجی عبدالرحمان صاحب کوٹھوی

صوبہ سرحد کے شمالی اضلاع میں سے تحصیل صوابی اپنی عظیم شخصیات اور نابغۂ روزگار ارباب علم و فضل
کی وجہ سے ایک وقت مرجع خلائق تھا۔ مختلف اکناف و اطراف اوطان و بلاد سے تشنگان علوم و
فنون یہاں آکر منابع فیوض سے اپنی علمی تشنگی بجھاتے۔ دیوبند کے قیام سے پہلے یا اس دوران
یہاں پر علمی حلقے ہوتے۔ ان شہسواران میدان فضل نے نہ صرف علمی سٹیج کو سجایا۔ بلکہ ساتھ ہی ساتھ
محاذ جہاد میں پیش پیش رہے۔ انگریز کے خلاف جنگ میں اور استخلاص وطن کے لیے ان کی قربانیاں
تاریخ کے اوراق میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان اجلہ ارباب فضل و تقوی
اور اصحاب علم و فن کے حالات قلم بند کرنے کی طرف نہ کسی نے توجہ دی اور نہ خود انہوں نے اپنی
یادداشتیں مرتب کیں۔ تاکہ بعد میں ان پر تحقیق کرنے والے اس سے کچھ استفادہ کرتے۔ وہ لوگ تو
چونکہ فنافی اللہ تھے۔ دنیا سے کنارہ کش اور نمود و تشہیر سے کوسوں دور۔ اس لئے ان سے یہ گلہ بیجا
ہے۔ اس علاقے میں بہت سے علمی خانوادے ہیں۔ اور ان کے مشائخ کے واقعات جابجا سننے میں
آتے ہیں لیکن مستقل طور پر ان پر کچھ نہیں لکھا گیا۔

زیر نظر مضمون جناب حافظ جمیل الرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول ٹوپی نے اپنے والد
گرامی قدر پر لکھا ہے۔ بندہ نے ان کو چند عناوین پر مشتمل ایک سوالنامہ ساتھ بھیجا تھا۔ تو انہوں نے
ذرہ نوازی کرتے ہوئے یہ سطور لکھ دیں۔ انہیں بھی تفصیلی حالات معلوم نہ تھے۔ یہ صرف چیدہ چیدہ باتیں
ہیں جو انہوں نے اپنے حافظے سے منضبط کی ہیں۔ بہرحال یہ ایک اشاریہ سا ہے۔ لیکن پھر بھی اتنا تو
ہوا کہ مقصد شہود پہ آیا۔

(حافظ محمد ابراہیم فانی)

نام و نسب۔ مولانا عبدالرحمن صاحب ولد مولانا فیروز الدین ولد مولانا حمید اللہ ولد مولانا عبدالقدوس ولد قاضی

عبدالرزاق۔

مولد و مسکن:۔ کوٹھا تحصیل صوابی ضلع مردان (غالباً) درانی پٹھان قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد موضع کوٹھا کے ممتاز بزرگانِ دین تھے۔ جو علم و فضل اور زہد و تقویٰ میں زبان زدِ عام و خاص رہے ہیں۔

ابتدائی تعلیم:۔ پرائمری تعلیم اور ابتدائی دینی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ دینی علوم کی تحصیل و تکمیل کے لئے دہلی گئے حضرت مفتی کفایت اللہ (مفتی ہند اور صدر جمعیۃ علماء ہند)

فراغت اور تدریس:۔ کے مدرسہ امینیہ دہلی میں مفتی صاحب سے سندِ فراغت حاصل کی۔

حضرت مفتی صاحب نے اپنے ہونہار اور قابل طالب علم کو جامع فتحپوری دہلی میں تدریس کے فرائض سپرد کئے۔ جہاں آپ نے ۲۰ سال تک اعلیٰ علوم کی تدریس کی۔ تقسیم ہند کے بعد ضلع ملتان کے ایک مشہور شہر کہروڑ پکا میں مدرسہ باب العلوم کے صدر مدرس اور مفتی مقرر ہوئے۔

جامعہ اسلامیہ بہاولپور اور دیگر اہم دینی درسگاہوں نے آپ کو متعدد بار اہم عہدوں کی پیشکش کی۔ لیکن ملتان کے عقیدت مندوں کو ان کی جدائی سخت ناگوار تھی۔ چنانچہ اسی مذکورہ دینی درسگاہ ۸ جون ۷۲ء تک دینی خدمت سر انجام دیتے رہے۔

اکابرین دیوبند کے ساتھ تعلق:۔ اہالیان کہروڑ پکا کے دلوں میں اعلیٰ خطیبوں اور مایہ ناز عالموں کی وعظ نصیحت اور تقریریں سننے کا فطری شوق ابتدا سے موجود رہا ہے۔ چنانچہ یہ شہر بلند پایہ خطیبوں کا مرکز اور مرجع رہا اور مفتی صاحب (عبدالرحمان) کے ساتھ ان کی ملاقاتوں کی محفلیں اور مجلسیں ایک عجیب پُرکیف اور قابلِ رشک علمی اور دینی فضا قائم کرتی رہی۔

جناب سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ۔ مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ۔ مولانا عبداللہ صاحب درخواستی۔ مولانا محمود صاحبؒ۔ مولانا عبدالحق صاحب (اکوڑہ خٹک) مولانا عبدالحلیم صاحب (زروبی) مولانا غلام اللہ خان مدظلہ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ۔ مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ۔ مولانا شریف اللہ صاحب (صدر مدرس فتحپوری) مولانا بنوری صاحبؒ۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھریؒ جیسے اکابر علماء اور خطباء اور بزرگانِ دین سے ان کا گہرا تعلق رہا۔

بیعت و ارشاد:۔ چاروں سلسلہ ہائے طریقت سے منسلک رہے (غالباً) جامع فتحپوری کی مدرسی کے دوران [illegible] (ہند) کے ایک مشہور بزرگ و مرشد سے بیعت کی۔ اور اس وقت سے تا دمِ آخر کوئی لمحہ اللہ کی یاد سے غافل نہیں گذرا۔ تمام عمر وعظ و نصیحت، درس و تدریس، ذکر و اذکار، حصولِ فیض اور تقسیمِ فیض میں صرف ہوئی۔ نہ صرف اہل ملتان بلکہ اطراف و اکناف کے ہزاروں عقیدت مندان سے روحانی فیض و سکون حاصل کرتے تھے

تصنیف وتالیف :۔ تصنیف وتالیف کے لئے وہ وقت نہ نکال سکے۔ البتہ ان کے اجل تلامذہ کے پاس ان تدریس کی تقریریں محفوظ ہیں۔ نمود و تشہیر کی زندگی سے کنارہ کش رہے۔ ان کی لائبریری قیام پاکستان کے ہنگاموں کی نذر ہوگئی۔ تاہم کچھ حصہ اب بھی ان کے گھر کی زینت بنا ہوا ہے۔

اجلہ تلامذہ :۔ ان کے مریدوں کی طرح ان کے تلامذہ کی تعداد کا بھی حصہ کرنا مشکل ہے۔

رشتہ دار علماء :۔ ان کے قریبی رشتہ داروں میں مولانا الحاج عبدالجبار صاحب مرحوم فاضل دیوبند۔ مولانا عبدالحلیم صاحب فاضل دیوبند (صدر مدرس دارالعلوم حقانیہ) مولانا محمد ایوب صاحب۔ کوہٹا (فاضل امینیہ دہلی) الحاج مفتی عبدالباقی صاحب زروبی (انگلینڈ) الحاج مولانا محمد زاہد صاحب۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب فانی۔ مولانا عبدالحی صاحب زروبی۔ مولانا عبدالقیوم صاحب کوہٹا۔ (فاضل فتحپوری) الحاج مولانا محمد عثمان صاحب ہری پور۔ مولانا عبدالغفار صاحب لاہور۔ مولانا انیس احمد صاحب (فاضل حقانیہ) مولانا حافظ محمد سلیم صاحب (فاضل حقانیہ) مولانا عبدالاسلام صاحب مرحوم (فاضل فتحپوری) مولانا عبدالحلیم صاحب (فاضل حقانیہ) مولانا محمد شاہ صاحب مرحوم کوہٹا۔ الحاج مولوی رحمت اللہ صاحب۔ مولانا عبداللہ جان صاحب۔ مولانا عبدالسلام صاحب مرحوم کوہٹا۔ مولانا سید جلال صاحب مرحوم کے نام نامی شامل ہیں۔

اولاد :۔ ان کے فرزند حافظ جمیل الرحمان ایم اے بی ایڈ فاضل السنہ شرقیہ۔ آج کل گورنمنٹ ہائی سکول ٹوپی ضلع مردان میں ہیڈ ماسٹر ہیں جو دہلی اور ملتان میں ان کے ساتھ رہے اور حضرت مفتی صاحب سے علوم حاصل کرتے رہے =

بقیہ دارالحدیث دارالعلوم حقانیہ

بینما مما قلت الی اخر الحدیث۔ حضرت نے اس کا حوالہ دیا اور رسالہ بھی فرمایا۔ دیوبند میں یہ کتاب میں نے دیکھی تھی بیس سال کے بعد حوالہ صحیح نکلا۔ بعینہ یہی عبارت کتاب میں موجود تھی میں نے دیکھی یہ ایک مثال ہے۔ ایک نہیں ہزاروں مثالیں ایسی ہیں جو حضرت سبق میں روزانہ یاد فرماتے ہیں۔ مثلاً شمائل ترمذی میں حدیث ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں (یحب الحلوٰۃ والعسل) جو چیز نظر میں اچھی نظر آئے اور دوسری جو میٹھی ہو تو ان دونوں میں باب کا فرق کرنا بڑا مشکل ہے۔ لیکن حضرت نے فرمایا حلا فی الفم حلی فی العین یہ ہے مہارت =